سوال

(278) میت کو غسل دیتے وقت کس طرف رکھا جائے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میت کو غسل دیتے وقت کس طرح رکھا جائے ؟ کیونکہ یہاں ایک فریق کہتا ہے کہ : شمال جنوب کو رکھنا چاہیے جس طرح قبر میں لٹاتے ہیں ۔

دوسرا فریق کہتا ہے کہ : مشرق مغرب کی طرف رکھا جائے جس طرح بیمار اشارہ سے نماز پڑھتا ہے ۔

اول فریق کہتا ہے کہ : مشرق مغرب میں رکھنا گناہ ہے کیونکہ جب تھوکنا اور پشت کرنا قبلہ کی طرف منع ہے تو میت کے پاؤں کیوں قبلہ کی طرف کئے جائیں ۔

دوسرا فریق کہتا ہے کہ : فتاوی عالمگیری میں دونوں طرح جائز لکھا ہے جس طرح آسان ہو، کرلیا جائے ۔

اول فریق کہتا ہے کہ فتاویٰ عالمگیری کی حدیث جو قبلہ کی طرف میت کے پاؤں کرنے کے متعلق لکھا ہے ۔کیا واقعی ضعیف ہے ؟اگر میت کو مشرق مغرب میں رکھ کر یعنی قبلہ کی طرف اس کے پاؤں کرکے غسل دیا جائے تو میت کے غسل دینے والے گناہ گار ہوں گے ؟ اس طرف عام طور پر میت کو غسل مشرق ومغرب کرکے دیتے ہیں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب میت کو غسل دینے کے واسطے تخت یا چارپائی پرلٹائیں تو کس رخ پر لٹائیں اس بارے میں کوئی حدیث نظر سے نہیں گزری ۔ علماء کی رائیں اس بارے میں مختلف ہیں بعض کہتے ہیں : جیسے قبر میں لٹایا جاتا ہے اسی طرح غسل دینے کے وقت بھی لٹانا چاہیے ۔ اور بعض کہتے ہیں کہ : اس طرح لٹایا جائے کہ پیر قبلہ کی طرف ہوں ۔

فقیہ سرخسی حنفی کہتے ہیں : اصح یہ ہے کہ جس رخ الٹانے میں آسانی ہو اسی رخ لٹائیں ۔

فتاویٰ عالمگیری 1 221 میں ہے : '' وکیفیة الوضع عند بعض أصحابنا الوضع طولا کما فی حالة المرض، اذا أراد الصلوة بإیماء ، ومنھم من اختار الوضع کما یوضع فی القبر ، والأصح أنہ یوضع کما تیسر ،کذا فی الظھیریة، ، انتھی ۔

معلوم ہواکہ دونوں طرح لٹا کر غسل دینا جائز ہے ۔ نہ مشرق مغرب رکھنے میں گناہ ہے نہ شمال جنوب لٹا کر غسل دینے میں کوئی حرج ۔ ہاں افضل میرے نزدیک یہی دوسری صورت ہے، نہ اس وجہ سے کہ قبلہ کی طرف پاؤں یا پشت کرنا منع ہے کیونکہ اس کی ممانعت کسی حدیث سے ثابت نہیں ۔ بلکہ اس لیے کہ ایسا کرنے میں بیمار اور عاجز کے لیٹ کر نماز پڑھنے کی

ہَیت اورقبر میں دفن کی حالت کے ساتھ مشابہت ہوجاتی ہے ۔ فتاویٰ عالمگیری حدیث کی کتاب نہیں ہے حنفی مذہب کی فقہ کی کتاب ہے ۔جس میں حنفی علماء کے فتاویٰ درج ہیں ۔بیمار آدمی کوجوبیٹھ کرنماز نہ اداکرسکے حدیث کے مطابق شمال وجنوب دائیں پہلو پرلیٹ کرقبلہ روہوکرنماز پڑھنی چاہیے ۔ ''عَن عمرَان بنِ حُصَینٍ قالَ : سَأَلتُ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللّہُ عَلَیہ وَسَلَّمَ عَنْ صلاَۃِ الْمَرِیضِ؟ فقَالَ : صَلِّ قَائمًا، فَإن لَم تَستَطِعْ فقَاعِدًا، فَإن لَم تَستَطِعْ فَعَلَی جَنْبٍ (ترمذی) قال شیخنا فی شرح الترمذی : ''فِی حَدِیثِ عَلِیٍّ عِندَ الدَّارقُطْنِیّ عَلَی جَنْبِہِ الْأَیْمَنِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبلَۃِ بِوَجْہِہِ وَہُوَ حُجَّۃٌ لِلْجُمْہُورِفِی الِانْتِقَالِ مِنَ الْقُعُودِإلَی الصَّلَاۃِ عَلَی الْجَنْبِ وَعَنِ الْحَنَفِیَّۃِ وَبَعْضِ الشَّافِعِیَّۃِ یَسْتَلْقِی عَلَی ظَهْرِہِ وَیَجْعَلُ علی رِجْلَیہِ إلَی الْقِبلَۃِ ووَقَعَ فِی حَدِیثِ عَلِیٍّ أَنَّ حَالَۃَ الِاسْتِلْقَاءِ تَکُونُ عِنْدَ الْعَجْزِ عَنْ حَالَۃِ الِاضْطِجَاعِ ،، (تحفۃ الاحوذی 293/1).-

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1 ۔کتاب الجنائز

صفحہ نمبر 432

محدث فتویٰ